بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | یکم جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۶ ظہور ۱۳۴۸ ہش - ۱۶ اگست ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۸۹

54

اَخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۵ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضورِ اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

● حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے سے بہتر ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

● مکرم محمد بشیر الدین صاحب بھاگل پوری جو پچھلے دنوں بغرض علاج لاہور گئے ہوئے تھے اب کھاریاں میں مقیم ہیں۔ انہیں اب بے چینی اور گھبراہٹ پہلے سے بہت کم ہے اور بھوک بھی لگنے لگی ہے لیکن اصل بیماری بدستور ہے۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (آمین)۔ (رشیع الدین بابر)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۵ ظہور - پرسوں سے یہاں وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ کل اور پرسوں کچھ دیر کے لئے مطلع صاف ہوا تھا لیکن پھر بادل چھا گئے۔ کل تیسرے پہر موسلا دھار بارش ہوئی ۔ بارش کا سلسلہ رات کو بھی اور آج صبح بھی کم و بیش جاری رہا ۔

وقفِ جدید کا وعدہ کرنیوالے احباب اپنا وعدہ پورا فرماویں

احباب کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سال فتح (دسمبر) میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس وقت کراچی - لائلپور - راولپنڈی اور ڈھاکہ وغیرہ مقامات پر کئی اصحاب ایسے ہیں جنہوں نے سال کے شروع میں وقفِ جدید کے لئے اپنے اپنے وعدوں کا اعلان فرمایا تھا مگر تا حال ان کی طرف سے مکمل وعدہ جات کی ادائیگی نہیں ہوئی۔ ان اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہِ کرم جلد از جلد اپنے وعدہ جات کے مطابق رقوم کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بحضورِ دل یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کیلئے محبت کی ضرورت ہے

ایک محبت اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ ایک محبت ذاتی ہوتی ہے جو سچی راحت پیدا کرتی ہے

"سورۃ عصر میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور مومنوں کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں۔ کفار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی زندگی ہوتی ہے جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ ۔ مگر دیکھو اگر ایک بیل چارہ تو کھا لے لیکن ہل چلانے کے وقت بیٹھ جائے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا یہی ہوگا کہ زمیندار اسے بوچڑخانے میں جا کر بیچ دے گا۔ اسی طرح اُن لوگوں کی نسبت جو خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی یا پرواہ نہیں کرتے اور اپنی زندگی فسق و فجور میں گزارتے ہیں (اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں) فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ یعنی میرا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم اُس کی عبادت نہ کرو۔ یہ امر بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے محبت کی ضرورت ہے۔ اور محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک محبت تو ذاتی ہوتی ہے اور ایک اغراض سے وابستہ ہوتی ہے یعنی اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج و غم کا باعث ہو جاتی ہے مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اُسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری اُن کے لئے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔ موت کا اعتبار نہیں ہے۔ سعدیؒ کا شعر سچا ہے ؎

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار ٭ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے موت یونہی آ کر لتاڑ جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا جبکہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے اگر زندگی خدا کے لئے ہو تو اس کی حفاظت کرے گا۔" (ملفوظات جلد اول صد ۱۸۱-۱۸۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ ر ظہور ۱۳۴۸ہش

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

ماہنامہ انصار اللہ میں رسالہ اویک (AWAKE) کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مغربی ممالک یعنی یورپ اور امریکہ میں جو بظاہر عیسائیت کے گڑھ ہیں اور جنہوں نے تمام دنیا میں عیسائی مشنوں کا ایک جال پھیلایا ہوا ہے۔ اب خود ان ممالک میں عیسائیت لوگوں کے دلوں سے نکل رہی ہے یہاں تک کہ اب بہت کم لوگ ہیں جو پادری بننا چاہتے ہیں۔ مذہبی مدارس میں بہت کم لوگ دلچسپی لیتے ہیں اور طلبہ کی تعداد کم سے کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ گرجے ویران ہو رہے ہیں اور اکثر بے کار ہونے کی وجہ سے دوسرے کاموں کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ چنانچہ رسالہ اویک کے مضمون کا ایک اقتباس ذیل میں بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے :-

"۱۹۶۸ء کے دوران نمایاں ہونے والے رجحانات میں سے سب سے نمایاں رجحان یہ ہے کہ دنیائے عیسائیت کے گرجاؤں کی صورتِ حال بڑی تیزی سے انحطاط پذیر ہو رہی ہے۔

یوں تو کلیسیا فی زمانہ بہت سے تباہ کُن مسائل سے دوچار ہے لیکن ان میں سے سنگین صورت اختیار کرنے والے دو مسئلے یہ ہیں کہ ایک تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں پادری اپنے عہدوں کو خیرباد کہہ رہے ہیں اور دوسرے یہ کہ نئے پادری تیار کرنے والے اداروں میں طلباء کی تعداد خطرناک حد تک گرتی جا رہی ہے۔

امریکی مجلّہ "یو۔ ایس۔ نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ" نے اپنے ۹ دسمبر ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں پادریوں کی بڑھتی ہوئی کمی کو "چرچ میں رونما ہونے والی خلیج" سے تعبیر کرتے ہوئے لکھا

"جہاں تک نئے پادری تیار کرنے کا سوال ہے عیسائی فرقوں کے تعلیمی ادارے یکے بعد دیگرے انحطاط کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ادھر ہزاروں کی تعداد میں پرانے پادری کلیسیا کو یکسر خیرباد کہہ رہے ہیں .... نتیجہ یہ ہے کہ بعض گرجوں کے لئے پورا وقت کام کرنے والے پادری دستیاب ہی نہیں ہوتے۔" (انصار اللہ اگست ۱۹۶۹ء صہ ۴۴)

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ عیسائیت نے گزشتہ دنوں میں دُنیا میں بہت پَیر پھیلائے ہیں اور ہر ملک میں عیسائیوں نے بڑے بڑے تبلیغی مشن اور دوسرے خیر ادارے بھی قائم کئے ہیں اور اب بھی وہ ساری دنیا میں چھائے ہوئے ہیں اس لئے ایسے ممالک میں جہاں سے ان مشنوں اور اداروں کی آبیاری ہوتی ہے وہاں الحادی سائنس کے زیرِ اثر عیسائیت میں جو دلچسپی کم ہو رہی ہے وہ بہت نمایاں نظر آتی ہے حالانکہ اس وقت دُنیا کے تمام مذاہب پر ادبار کا سایہ آیا ہوا ہے اور مغربی اقوام دُنیا کے تمام حصّوں میں اپنے الحادی علوم و فنون پھیلانے میں مصروف ہیں اس لئے دنیا کا عام رویہ ہی تمام مذاہب کے خلاف ہے۔ آج کوئی بھی مذہب ایسا نہیں ہے جس پر مغربی بے خدا علوم و فنون کا اثر نہ ہو رہا ہو حتیٰ کہ خود مسلمانوں پر بھی اس کا اثر نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کو مسلمان بھی بڑی شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ خود

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حکومت اور عُہدہ کی طلب و خواہش ناپسندیدہ ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ سَمُرَۃَ : لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَۃَ؛ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْأَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا، وَاِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَسْأَلَۃٍ وُّکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ۔"

(بخاری کتاب الاحکام باب من سأل الامارۃ وکل الیھا صہ ۱۰۵۸/۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبدالرحمٰن تو امارت اور حکومت نہ مانگ۔ اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمّہ داری کے بارہ میں تیری مدد کی جائے گی یعنی اللہ تعالےٰ تیری مدد فرمائے گا۔ اور اگر تیرے مانگنے پر یہ عہدہ تجھے دیا گیا تو تُو اس کی گرفت میں ہوگا۔ تائیدِ الٰہی سے محروم رہے گا اور جب تُو قسم کھائے اور پھر اس قسم کے برعکس تجھے بہتر بات نظر آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قسم کو توڑ دے اور اس کا کفّارہ ادا کر دے۔

امانت فنڈ تحریکِ جدید

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریکِ جدید)

ہمارے ملک میں بھی اخبارات میں روزانہ یہی واویلہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ خود ان میں بھی مغربی الحادی طور و طریق اور خیالات سرایت کرتے جا رہے ہیں۔ سچّی بات تو یہ ہے کہ آج عالمِ اسلام میں بھی عالمِ عیسائیت سے کوئی اچھی حالت نہیں ہے۔ وہی باتیں جو عیسائی ملکوں میں عیسائی کر رہے ہیں وہی مسلمان ملکوں میں مسلمان بھی کر رہے ہیں۔ یہاں بھی دینی علوم کا بازار اسی طرح سرد پڑ رہا ہے جس طرح مغربی دنیا میں عیسائیت کا ادبار بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے تمام مذاہب کی چونکہ آج ایک ہی مصیبت ہے اس لئے بظاہر حال عام مسلمانوں کے لئے یہ کوئی بڑی خوشخبری نہیں ہے کہ عیسائیت کے عالم میں رخنے پڑ رہے ہیں اور عیسائیت کا زور ٹوٹ رہا ہے۔ بظاہر حال تو اب بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائی مشن بہت زیادہ کام کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں انڈونیشیا کے متعلق خبر آئی تھی کہ وہاں ہزاروں مسلمانوں نے عیسائیت اختیار کر لی ہے۔ اسی طرح پاکستان کے متعلق بھی عیسائیوں کا دعوٰی ہے کہ پاکستان بننے کے بعد ہزاروں کی تعداد میں مسلمان عیسائی بن گئے ہیں۔ اس سے دوسرے ممالک کا بھی قیاس کیا جاتا ہے۔

(باقی)

برطانیہ کی احمدی جماعتوں کا چھٹا کامیاب سالانہ جلسہ

۰ ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کی تشریف آوری ۔ ۰ اہم دینی موضوعات پر تقاریر

۰ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا ایمان افروز خطاب

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے اپنا چھٹا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷ جولائی کو وانڈزورتھ ٹاؤن ہال میں بخیر و خوبی منعقد کیا۔ حاضری قریباً ۱۵۰۰ رہی۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے بیرون لندن سے قریباً ۷۰۰ دوست تشریف لائے۔ جن کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔ ڈنمارک سے دو احمدی نومسلم خواتین بھی جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ محترم مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ ہیگ سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے فجزاہ اللہ احسن الجزاء

جلسہ کے انتظامات کے لئے خاکسار نے مکرم خواجہ رشیدالدین صاحب قمر قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن کو انچارج مقرر کیا تھا۔ جنہوں نے اپنے معاونین کی مستعد ٹیم کے ساتھ جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ان کے ساتھ مندرجہ ذیل دوستوں کو مختلف شعبہ جات کا انچارج مقرر کیا گیا تھا۔ مکرم بشیر اصغر باجوہ صاحب ناظم رہائش تھے۔ اس شعبہ نے باہر سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا لندن میں انتظام کیا اور نہایت مستعدی سے اور خوش خلقی کے ساتھ جملہ مہمانان کی خاطر تواضع کی۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کو جلسہ گاہ کے انتظامات پر مقرر کیا گیا تھا۔ مکرم خالد اختر احمد صاحب کو مہمانوں کی خوراک کا انتظام سپرد کیا گیا تھا۔ انہوں نے قریباً ۱۵۰۰ مہمانوں کے کھانے چائے وغیرہ کا بندوبست کیا۔ یہ کام بہت مشکل تھا۔ لیکن انہوں نے بڑی ہمت سے اس کو سرانجام دیا۔ مکرم رشید باوید صاحب محصل امتحانے ہیں۔ چندوں کی وصولی کا کام ان کے سپرد تھا۔ مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب کے سپرد پبلسٹی کا کام تھا۔ انہوں نے قریباً ۵۰ اخبارات کو خطوط لکھے۔ اور ان کی مساعی کے نتیجہ میں ۱۵ اخبارات کے نمائندے جلسہ میں شریک ہوئے۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب کے ذمہ بک سٹال کا انتظام تھا مکرم غلام احمد صاحب چغتائی اور مکرم عقیل اظہر صاحب و مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب کے سپرد نمائش کا انتظام تھا۔ یہ نمائش بے حد کامیاب رہی۔ ہزاروں افراد نے اس کو دیکھا۔ نمائش میں سلسلہ کا لٹریچر سینکڑوں تصاویر اور قرآن مجید رکھے گئے تھے۔ مکرم میر مظفر احمد صاحب کے سپرد کھانے کے سٹال کا انتظام تھا مکرم عبدالعزیز دین صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب شیدا کے سپرد استقبال کا انتظام تھا۔ ان سب دوستوں نے اپنے معاونین سمیت نہایت محنت اور اخلاص سے سارے کام سرانجام دیئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پہلے دن جلسہ کی کارروائی کا آغاز شام کے ۲½ بجے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد خاکسار نے حاضرین سے صدر اجلاس Sir Peregrine Heniker Heaton کا تعارف کرایا۔ صاحب صدر لمبے عرصہ تک عرب کی سیاست سے وابستہ رہے ہیں۔ اور انگلستان کے اینگلو عرب سوسائٹی کے سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ ہماری مسجد سے مضبوط تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے کرسئ صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ گلاسگو نے کی۔ آپ نے اسلام کے بنیادی ارکان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر تقریر کی۔ ان کے بعد ساؤتھ ہال کے بلدیہ کے رکن Mr Kenneth Reenes نے تقریر کی۔ آپ نے اسلام کی رواداری پر مشتمل تعلیم کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ .... انگلستان کے سکولوں میں مذہبی تعلیم کو جاری رکھا جائے۔ آپ نے اس بات کی شدت سے مخالفت کی کہ سکولوں میں بچوں کو مذہبی تعلیم نہ دی جائے۔ مسٹر Reenes اگلے جنرل الیکشنز میں کنزرویٹو پارٹی کی ٹکٹ پر حلقہ ساؤتھ ہال سے پارلیمنٹ کی ممبرشپ کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔

اس دن کی خصوصی تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا The concept of God in the current society.

آپ کا یہ ایمان افروز خطاب سوا گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور تعلق باللہ پر خاص زور دیا۔ اس تقریر سے حاضرین بے حد متاثر ہوئے۔ ایک انگریز خاتون میرے پاس آئیں۔ اور کہنے لگیں مجھے خدا پر یقین تو تھا۔ لیکن آج کی تقریر کے بعد خدا تعالیٰ پر مضبوط اور پختہ ایمان پیدا ہوگیا ہے۔

آخر میں خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

ہفتہ کی شام کو مسجد میں پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ انگلستان۔ مجلس عاملہ لندن اور جماعت کے دوسرے صائب الرائے افراد پر مشتمل ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مالیات تبلیغ کی توسیع تربیتی امور وغیرہ پر تفصیلی بحث ہوئی احباب کی تجاویز کو نوٹ کیا گیا۔ یہ کانفرنس ہر لحاظ سے مفید ثابت ہوئی

اتوار کا دن اردو پروگرام کے لئے وقف تھا۔ صبح ۹ بجے سے ہال میں احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ خواتین کے لئے الگ پردے کا انتظام تھا۔ ۱۰ بجے تک ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ قریباً ۱۵۰۰ افراد جس میں خواتین اور بچے شامل ہیں جلسہ میں اس دن شریک ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ کا آغاز مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام کی تلاوت سے ہوا۔ جس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی

پہلا اجلاس صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک جاری رہا۔ اس میں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے تقاریر فرمائیں۔ مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے درس حدیث دیا

دوپہر کے کھانے کا انتظام مشن کی طرف سے کیا گیا تھا۔ سب احباب کو ہال میں کھانا کھلایا گیا۔ اور نماز ظہر و عصر کے بعد ۲½ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس میں مکرم اسلم جاوید صاحب اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام نے تقاریر فرمائیں۔ مکرم لئیق صاحب کی تقریر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تھی۔ جو محنت سے تیار کی گئی تھی۔ آخری تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔ آپ نے احباب جماعت کو مغربیت کے اثر سے بچنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی بھی مؤثر رنگ میں تحریک فرمائی۔ چنانچہ اسی وقت دو دوستوں نے ۱۴۴ پونڈ نقد چندہ ادا کر دیا۔ مکرم الیاس ناصر دہلوی صاحب نے دوسرے اجلاس کے دوران ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے۔

آخر میں خاکسار نے جملہ احباب جماعت باہر سے آنے والے دوستوں اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ کے دوران مکرم داؤد احمد صاحب مکرم محمد یعقوب صاحب مکرم کرم سنگھ صاحب اور مکرم محمد شریف صاحب اشرف نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔

اتوار کی رات کو ۹½ بجے مسجد میں دنیا کے ۱۳ مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس کا ترجمہ سنایا گیا۔ یہ محفل خاص کامیاب رہی۔ اس محفل کا اہتمام مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے کیا۔ جلسہ سالانہ میں حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد خوشکن رہی۔ احباب نے بے حد اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انگلستان کی جماعت ہائے احمدیہ کو اخلاص میں ترقی پر ترقی عطا فرما دے۔ آمین۔

ہمارے اس جلسہ سالانہ کی رپورٹ اس وقت تک لندن کے ۷-۸ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ الحمد للہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم

از چوہدری محمد عبدالرشید صاحب آف لنڈن ابن حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم

آپ ۲ ستمبر ۱۸۹۱ء کو جھنگ شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا رنگ گندم گوں تھا۔ جسم بھرا ہوا تھا۔ قد درمیانہ اور داڑھی گھنی تھی۔ آپ کے خوبصورت چہرہ سے ہر وقت نور تعلق باللہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ حضرت سعد بڈھن مخدوم (راجپوت بھٹی) مدفون در مقبرہ حضرت غوث بہاء الحق صاحب ذکریا علیہ الرحمۃ پرانا قلعہ ملتان شہر کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کے آباء ایک ہندو راجپوت خاندان کے شہزادہ تھے جو نہایت پاک سیرت ہونے کے حق شناسی کا مادہ بہت زیادہ تھا جب حضرت غوث بہاء الحق ذکریا علیہ الرحمۃ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہندوستان میں تشریف لائے۔ ان کی ان سے ملاقات ہوئی جس سے ان کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ انہوں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ پھر کیا تھا ہر وقت دعاؤں میں لگے رہتے تھے۔ ان کی برکت سے ان کی اولاد ہمیشہ قرآن مجید کی خادم رہی اور دنیوی حیثیت سے بھی کسی سے کم نہ تھی۔ حضرت سعد بڈھن علیہ الرحمۃ کو اپنے آقائے نامدار حضرت غوث بہاء الحق ذکریا علیہ الرحمۃ کے فلک بوس مقبرہ واقعہ پرانا قلعہ ملتان کے اندر تربت نصیب ہوئی۔ جہاں وہ حضرت مخدوم سعد بڈھن کے نام سے مدفون ہیں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں زائرین درود شریف کا تحفہ روزانہ بھیجتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حضرت سعد بڈھن علیہ الرحمۃ کی اولاد علاقہ جھنگ کی طرف حضرت غوث بہاء الحق ذکریا کا اسلامی پیغام لے جانے پر تعینات ہوئی۔ اس وقت ہمارے بزرگ کو خلیفہ کہا جاتا تھا۔ چنانچہ ہمارے والد صاحب نے اپنے دادا جان مرحوم حضرت میاں قادر بخش اور اپنے والد محترم مرحوم حضرت گل محمد صاحب کو خلافت پر متمکن دیکھا۔

قبلہ ابا جان اپنے نوٹس میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار میاں گل محمد مرحوم قرآن مجید کے بڑے اچھے عالم تھے روزانہ صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید بلند آواز سے پڑھتے۔ ساتھ ہی ترجمہ بلند آواز سے بھی پڑھتے۔ اسی طرح میری والدہ ماجدہ بہت نیک عورت تھیں۔ کوشش کے ساتھ ہمیشہ باوضو رہتی۔ نفل پڑھتیں۔ نئی چیز یا پھل موسم کے ابتدا میں میرے والد بزرگوار بازار سے خرید لاتے۔ اور پہلے درود شریف پڑھتے اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا دم جملہ مسلمانان کو اس کا ثواب پہنچاتے۔ اسی طرح میری والدہ صاحبہ کا حال تھا۔ بسم اللہ ضرور پڑھتیں۔ اور دائیں ہاتھ سے کھاتیں ہمیں نماز کی تاکید کرتیں۔ اتنے تک کہ اگر ہمیں کبھی اٹھنے میں دیر ہو جاتی تو چارپائی الٹا دیتیں۔ ان باتوں کا اثر یہ ہوا کہ نماز ہماری مستقل عادت بن گئی۔ میرے بھائی حضرت چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ڈیرہ غازیخان لدھیانہ سے اپنے والدین کو قادیان لے گئے جہاں والد بزرگوار نے اچھا اثر لیا۔ اور مصدق تھے۔ میری والدہ ماجدہ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی۔ میرے والد صاحب کا جھنگ کی احمدیہ مسجد کے بننے میں کافی ہاتھ ہے۔ ہر فرقہ کے لوگ اس میں نماز ادا کرتے ہیں۔

قبلہ وکعبہ ابا جان تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قمر الانبیاء اس مسجد میں تشریف لائے ہیں۔ چند روز بعد ایم بی احمد صاحب امیر ضلع جھنگ تشریف لائے اور ہم نے دعا کرائی۔ محترم میاں ناصر علی صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس جھنگ نے خواب میں دیکھا کہ اس مسجد کے سامنے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

قبلہ وکعبہ پیارے ابا جان مرحوم و مغفور اپنی نوٹ بک میں اپنی احمدیت قبول کرنے کی کہانی یوں بیان فرماتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (عنکبوت)

میں اسلامیہ کالج لاہور (کالج بلڈنگ کے اوپر ایک ڈارمیٹری میں رہتا تھا۔ ہم آٹھ کس تھے۔ ایک روز میاں پیر بخش پنشنر سکنہ بھاٹی دروازہ لاہور (ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر) اپنے تبلیغی دورہ پر ہمارے کمرہ میں آئے اور کہا کہ میں نے ایک انجمن بنائی ہے جس کا نام ہے انجمن "تائید الاسلام" آپ اس کے ممبر بن جائیں۔ ماہوار چندہ چار آنے ہے۔ میں نے کہا اگر وہ شخص سچا ہوا تو ہمارا کیا حشر ہوگا؟ اس نے کہا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ میں ممبر نہ بنا۔ اور کہا کہ فیصلہ خدا پر چھوڑ دیں۔ دلیل یہ دی کہ اگر کسی نابکار آدمی سے اسٹیشن لاہور کا راستہ دریافت کریں۔ تو وہ بھی غلط نہیں بتائے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رحیم و کریم خدا سے سیدھا راستہ طلب کریں اور وہ نہ بتائے۔ چنانچہ اسی دن سے میں نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا ورد اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے شروع کر دیا۔ اور سچے دل سے راہِ ہدایت کا طلبگار بن گیا۔ اور یہ عمل چالیس روز تک کیا۔ ایک رات مفصلہ ذیل خواب دیکھا

جھنگ شہر میں ہمارے پرانے مکان میں ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔ محترم حاجی اللہ داد خان انسپکٹر پولیس سامنے کھڑے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ وہ بزرگ ہیں جن کی آپ تلاش میں تھے۔ میں نے ان بزرگ کی معیت میں کھانا کھایا۔ اس کے بعد وہ جھنگ مگھیانہ کی طرف چل پڑے۔ جس رستہ سے وہ گزرے اسی میں مسجد احمدیہ بنی اور احمدیوں کے گھر بنے۔ الحمد للہ۔ اشارۃً یہ بھی بتایا گیا کہ یہ قادیان والے بزرگ ہیں۔

ازاں بعد میں موقعہ پا کر قادیان گیا۔ سہ پہر کے وقت مجھے بتایا گیا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ قریباً ۳۰۰ آدمی انتظار میں بیٹھے تھے۔ حضور نے دونوں ہاتھ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مرزا خدا بخش صاحب کے شانوں پر رکھے ہوئے تھے۔ سب سے پہلے بندہ کو خطاب فرمایا اور کہا کہ آپ آ گئے ہیں۔ بیعت کرنا چاہتے ہو تو میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو۔ جو میں بولوں بولتے جاؤ۔ اگر طبیعت نہ کرے تو ہاتھ اٹھا لینا۔ مگر ان کے الفاظ نہایت پسندیدہ تھے۔ خاتمہ پر میں نے اجازت چاہی۔ حضور نے ازراہِ شفقت حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو تعینات فرمایا جو مجھے سمجھاتے رہے۔

حضور سے جدا ہوتے وقت حضور نے فرمایا کہ مجھے "جلدی ملنا" لیکن ۱۸ روز بعد حضور کی وفات ہو گئی حضرت نواب محمد علی خان کی کوٹھی کے ایک کمرہ میں آپ کی نعش مبارک پڑی تھی زیارت کی۔ خلافت کے متعلق بہت چرچا تھا۔ میں نے اپنا تحریری ووٹ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو دیا جو بعد میں خلیفۃ المسیح الثانی ہوئے الحمد للہ

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے لاہور آ گئے۔ احمدیہ بلڈنگ میں آپ نے درس قرآن مجید دینا شروع کیا۔ ایک درس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیات جو علماء نے لکھی ہیں آپ نے بیان کیں فرمایا ایک اور خوبی پر بھی ایمان رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ نہ تھے۔ دوسرے روز درس میں ہی شیخ عبد الحمید صاحب ایڈیٹر کی ڈائری ملفوظات احمد ساتھ لے گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا تھا کہ بعض ملحدوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا نہیں ہوئے تھے۔ مولوی صاحب حوالہ سنکر جھنجھلا گئے۔ میں نے صاف دیا کہ یا ملحد بنیں یا ایسے عقیدہ سے توبہ کر لیں۔ مولوی صاحب نے مجھے حضرت میاں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کے حوالے کر دیا۔ اور اپنی جان چھڑائی۔ حکیم صاحب دو تین روز مجھے سمجھاتے رہے۔ میں نے ایک ہی رٹ پکڑی کہ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مانیں یا مولوی صاحب کو۔ آخر وہ بھی مولوی صاحب کو چھوڑ گئے۔ میں [illegible] غلام رسول صاحب راجیکی کے درس میں شامل ہونے لگ گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی۔ قادیان میں حضور نے مجھے اپنے خاص کمرہ میں ٹھہرایا اور حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کو میری خبر گیری کے لئے مقرر کیا۔ حضور نے ازراہِ عنایت مجھے سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور کا عہدہ عطا فرمایا جو آنریری تھا۔

حضرت اقدس کے فرمان کے مطابق چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہوسٹل کا معائنہ فرماتے رہے۔ حضرت اقدس ایک مرتبہ سخت بیمار ہو گئے اور احمدیہ ہوسٹل میں معہ احباب قادیان کے جلوہ افروز ہوئے اور علاج کرایا۔ مجھے یہ بھی فخر ہے کہ حضور میرے ہی کمرہ میں فروکش ہوئے۔ اور ہمیں خدمت کا موقعہ ملا۔ احباب قادیان میرے پاس رقوم اور سامان امانت رکھتے۔ اور مجھے امین کا خطاب دیا گیا۔ الحمد للہ (باقی)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

وقارِ عمل ——— اپنے ہاتھ سے کام کرنا

از عزیز احمد صاحب خالد وکالت دیوان

حالیہ تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنا اخلاقی، روحانی سیاسی اور مادی لحاظ سے نہایت ضروری اور مفید ہے۔

ترقی پذیر اقوام کے رہنماؤں کی اگر سوانح عمریاں مطالعہ کریں تو بہت کم ایسے حکمران یا لیڈر ہوں گے۔ جن کو ورثہ میں امارت بلتسر آئی ہو۔ اردن کے شاہ حسین کی خودنوشت داستان حیات میں ان کے دادا کا ایک واقعہ درج ہے ان کی شدید خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک بدو دیہاتی لڑکا عطا کرے جو بجائے ناز و نعم سے پرورش پانے کے کٹھن زندگی برداشت کرنے کا عادی ہو۔ اور کبھی بھی کام کو خود اپنے ہاتھ سے کرنے کو عار نہ سمجھے۔ چنانچہ شاہ حسین کا وجود اس خواہش کی عملی تعبیر بنا اور شاہ حسین کی داستان حیات اس لحاظ سے قابل رشک ہے کہ انہوں نے معمولی سے معمولی کام سے بھی گریز نہ کیا۔

اگر یورپ کی عملی زندگی کی طرف نظر اٹھائیں تو ہمیں سڑکوں بس سٹاپوں ریلوے سٹیشنوں اور آباد حلقوں میں ایسے کمسن بچے بھی دکھائی دیں گے۔ جن کے والدین کروڑپتی اور کارخانوں اور فیکٹریوں کے مالک ہیں مگر وہ اخبار فروشی کا کام کرتے ہیں یا کوئی اور پیشہ اختیار کیا ہوگا جس سے ان کو کام کرنے کی عادت ڈالی جا سکتی ہو یہی وجہ ہے کہ انگریز معمولی سے معمولی کام کرنے میں فخر محسوس کرے گا اور اسے عار نہیں سمجھے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں

حضور کی حیات طیبہ کے مطالعہ سے بھی بے شمار واقعات ایسے نظر آتے ہیں جن سے سادگی اور ہاتھ سے کام کرنے کی ظاہر اہمیت ہوتی ہے۔

جب کفار مکہ اور مشرکین قبائل نے ملکر مدینہ پر حملہ کا ناکام منصوبہ بنایا تو اہل مدینہ کو خصوصاً حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر دامنگیر ہوئی۔ صحابہ سے حضور نے مشورہ طلب کیا کہ دشمن اگر وطن عزیز پر حملہ آور ہو تو اس کا دفاع کیسے کیا جا سکتا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایرانی طرز جنگ کا یہ طریق بتایا کہ حضور اہل فارس اپنے آپ کو دشمن سے بچانے کے لئے اسکے راستہ میں خندق کھود لیا کرتے ہیں۔ جس سے دشمن اندر نہیں آ سکتا اور دفاع کے لئے وہ مورچہ کا کام بھی دے سکتی ہے۔ موقع و محل کے مطابق دشمن پر حملہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ تجویز پسند آئی اور صحابہ کو حکم ملا کہ خندق کھودیں مدینہ کے بچے بوڑھے جوان سب اس فرض کی ادائیگی میں مصروف ہوگئے۔ خود حضور کی یہ حالت تھی کہ آپ بھی عام آدمی کی طرح اپنے ہاتھ میں کدال لے کر خندق کھودتے تھے کھدائی کے دوران ایک جگہ سخت چٹان آگئی اور بہت کوشش کے باوجود توڑی نہ جا سکی حضور کو اطلاع ملی تو اس چٹان پر حضور نے تین ضربیں لگائیں تو وہ پاش پاش ہوگئی۔ اس وقار عمل کے دوران حضور اور آپ کے صحابہؓ کی بھوک کے باعث یہ حالت تھی کہ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے تاکہ بوجہ حرکت خالی پیٹ کو نقصان نہ پہنچے اور بھوک کا احساس کم ہو سکے اس واقعہ سے عیاں ہے کہ حضور نے اپنی زندگی میں وقار عمل کی روح کو قائم کرنے کا نمونہ امت مسلمہ کو دیا ہے

اسلامی تعلیم

اسلام مساوات کی تعلیم دیتا ہے اس کے نزدیک دنیوی مراتب کے لحاظ سے کوئی چھوٹا اور بڑا نہیں ہے خدا کے حضور انسانوں کو دولت و غربت کے میزان پر تولا نہیں جاتا امارت اور افلاس کی کسوٹی پر پرکھا نہیں جاتا۔ بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے مطابق

بلند معیار وجود وہی ہے جس نے تقوے کا صحیح معنوں میں حق ادا کیا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تم

تحریک جدید میں شمولیت
اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے

تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:-

"جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرلیں گے۔ جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ کیونکہ یہ کام خدا کا ہے اور اس نے ہر حال ہو کے رہنا ہے

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ولولہ انگیز خطاب سے آگاہی حاصل کرکے کوئی مخلص احمدی تحریک جدید کے مالی جہاد سے اعراض نہیں کر سکتا۔ اب دیکھنے بات یہ ہے کہ جو مخلصین حضور کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا وعدہ پیش کر چکے ہیں انہیں اس کی ادائیگی کے لئے کتنی تڑپ اور فکر ہے۔ سال رواں میں سے نو ماہ گزر چکے ہیں عہدیداران کو اس امر کا خیال رکھیں کہ ان کی جماعت کی وصولی جلد از جلد سو فیصدی تک ہو جائے اور رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا یہ ایک ذریعہ ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قسم کے لوگوں سے کلام نہیں کرے گا ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو بوجہ تکبر اور غرور کے اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہوگا

چنانچہ امیر و غریب کے امتیاز کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پانچ وقت روزانہ ایک ہی صف میں اکٹھے شانہ بشانہ بغیر فاصلہ کے آپس میں کھڑا ہوا کریں تاکہ اپنے رب کے حضور حاضری دیں۔ کہ اے خدا ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہے کہ تیرے نزدیک دنیوی مراتب محض ہیچ ہیں تیرے حضور اس لئے ہم حاضر ہوتے ہیں کہ ہم متقی و پرہیزگار بن کر تیری درگاہ میں مقبولیت کا شرف پا سکیں۔

تحریک جدید کی غرض

تحریک جدید کے لفظ سے یہ گمان ہوتا ہے کہ کوئی نئی تحریک ہے لیکن یہ واضح رہے کہ دراصل تحریک جدید سادہ زندگی کی عملی شکل کا نام ہے جس کی بنیاد حضرت سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی۔ یہ وہی احساس ہے جیسے اسلام کے ستون تعمیر ہوئے۔ یہ وہی ہے جو اب ہمارے سامنے نئے اور شفاف جامہ میں پیش کی گئی ہے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے اس بارہ میں حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا:-

"تحریک جدید میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ مساوات کا احساس جماعت میں قائم اور زندہ رہے اس کے لئے سادہ زندگی کی تجویز میں نے کی ہے اس کا ایک حصہ "ہاتھ سے کام کرنے کی عادت" ہے تاکہ غریب اور امیر کا نمایاں امتیاز مٹ جائے

نیز فرمایا . . . . . مساوات قائم کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے سب امیر و غریب اکٹھے ہو کر ٹوکریاں اٹھائیں۔ مٹی ڈھوئیں تا اخوت اور مساوات کی روح زندہ رہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء)

حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے وقار عمل کی روح کو زندہ کیا اور متعدد بار حضور ساجتماعی پروگرام کے مطابق احباب جماعت کے ساتھ مٹی کی ٹوکری اپنے ہاتھ سے اٹھاتے تھے تاکہ افراد جماعت اپنے آپ کو اس خدمت کے جذبہ سے بے نیاز نہ سمجھیں بلکہ برابر شریک ہوں (باقی)

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(قسط ۲۷)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۶ء کے موقع پر میں نے اپنی بہنوں کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ تجویز رکھی تھی کہ ۱۹۷۲ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر انشاء اللہ پچاس سال پورے ہو جائیں گے۔ اس خوشی میں لجنہ اماء اللہ پانچ لاکھ روپے کا ایک فنڈ جمع کرے جس کی اغراض مندرجہ ذیل ہوں گی۔

(۱) دفتر لجنہ اماء اللہ کی از سر نو تعمیر یہ دفتر بہت چھوٹا ہے اور بنیادیں کمزور ہیں
(۲) فضل عمر جونیئر سکول کی تعمیر
(۳) نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر جو دفتر لجنہ کی اوپر کی منزل پر ہوگی
(۴) لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ کا مرتب کرنا اور شائع کرنا
(۵) کسی ایک زبان میں ترجمہ قرآن شائع کروانے کے لئے ایک لاکھ روپے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنا۔

اس تحریک میں شامل ہونے والی بہنوں کے لئے ایک سو سے زائد رقم کے وعدہ جات باقاعدگی سے الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں اور وصولی قسط وار مصباح میں شائع کی جاتی رہی ہے۔ ہر چندہ دینے والی بہن کو میری دستخطی چھپی رسید کے طور پر بھجوائی جا رہی ہے۔ لیکن جس طرح مسجد ڈنمارک کے لئے بہنوں نے دل کھول کر چندہ دیا تھا ابھی تک اسی روح سے اس میں شمولیت نہیں کی۔

پانچ اگست تک تحریک خاص لجنہ کے کل وعدہ جات ۱۶۷۵۱۰ روپے کے وصول ہوئے ہیں اور کل وصولی ۲۰۶۰ روپے کی ہوئی ہے ذیل میں مزید وعدہ جات درج کئے جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ پانچ سو یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال میں کندہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱	محترمہ کرامت بی بی اہلیہ منشی فیروز الدین صاحب کوٹلی میرپور آزاد کشمیر	۲۰۰/-
۲	" کنیز فاطمہ اہلیہ محمد صدیق صاحب " "	۲۵۰/-
۳	" سکینہ انور اہلیہ اسعد اللہ صاحب قریشی مربی " "	۱۰۰/-
۴	" زبیدہ بیگم اہلیہ محمد عمر صاحب کوٹلی۔ میرپور " "	۱۰۰/-
۵	" مقصودہ کوثر اہلیہ ضیاء الدین صاحب	۱۰۰/-
۶	" جمشید بیگم اہلیہ عبد القیوم صاحب " "	۱۰۰/-
۷	" کنیز فاطمہ اہلیہ محمد صدیق صاحب منجانب والدی مرحوم کوٹلی میرپور آزاد کشمیر	۱۰۰/-
۸	" سعیدہ اختر اہلیہ محمد منظور صاحب ایڈووکیٹ " "	۲۰۰/-
۹	" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ولی الدین صاحب	۲۰۰/-
۱۰	" جنت خاتون بنت محمد اکرم صاحب " "	۱۰۰/-
۱۱	لجنہ کوٹلی ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر " "	۲۳۰/-
۱۲	محترمہ اہلیہ حکیم عبد الرزاق صاحب شیخوپورہ	۱۰۰/-
۱۳	" منیرہ بیگم اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب " "	۵۰۰/-
۱۴	" اہلیہ چوہدری انور حسین صاحب	۵۰۰/-
۱۵	" اہلیہ محمد صادق صاحب " "	۱۰۰/-
۱۶	" اختر النساء اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب " "	۲۰۰/-
۱۷	" لجنہ شیخوپورہ	۵۸۵/-
۱۸	" لجنہ اماء اللہ گھیرو ضلع گجرات	۲۱۰/-

تقریب شادی

آج مورخہ ۱۰ اگست کو میری بچی رشیدہ خلیل کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ سال مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے پڑھا تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی شادی مبارک کرے۔

میری بڑی لڑکی اپنے خاوند کے پاس لندن جا رہی ہے احباب اس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ (حامی) محمد ابراہیم خلیل دار الصدر جنوبی ربوہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں اسر وفا جولائی ۱۳۴۸ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے دعا فرمائی۔ نیز فرمایا:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہماری دیگر بہنوں کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے انعامات نیز اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب E ۶۶۰/۲ سیکٹر ۶/۲ G اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم مکرم چوہدری عبد العزیز خان صاحب بتاریخ ۲۹/۴ وفات پا گئے ہیں۔ قطعات نمبر ۲۲-۲۳-۲۴ بلاک نمبر ۱۲ واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔

براہ کرم مذکورہ بالا قطعات مرحوم کے ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کر دئے جائیں۔ مرحوم کے میرے علاوہ مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔

۱- چوہدری عبد الجلیل خان صاحب (۲) رفیقہ بیگم صاحبہ (۳) وارث بیگم صاحبہ (۴) شمیلہ بیگم صاحبہ

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

لجنات اور سیکرٹریان مال توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہوتا ہے ۹ ماہ کا مالی جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ متوقع آمد سے قریباً پانچ ہزار روپے آمد کم ہوئی ہے۔ جس میں سے دو ہزار تین سو روپے ممبری لجنہ کے چندہ میں کمی ہے۔ ساڑھے آٹھ سو روپے کے قریب ناصرات الاحمدیہ کے چندہ میں کمی ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ اس وقت تک صرف اٹھارہ سو روپے وصول ہوا ہے۔ حالانکہ اس متوقع آمد کا بجٹ پانچ ہزار روپے ہے۔ مالی سال ختم ہونے میں قریباً ڈیڑھ ماہ باقی ہے ہر لجنہ خواہ شہری ہو یا دیہاتی کوشش کرے کہ اپنا بجٹ پورا کرے اور تیس ستمبر سے پہلے پہلے اجتماع کا چندہ جو ایک روپیہ فی ممبر مقرر ہے بھجوا دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم اپنی لجنہ کی ترقی کی خاطر قربانیاں دے سکیں اجتماع کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اس کا چندہ جلد بھجوانا ضروری ہے۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

پاکستان میں صحت مند رہنے کی اہمیت

پاکستان میں جہالت بھی ہے اور بیماریوں کی افراط بھی۔ لہٰذا یہاں صحت مند رہنے کی تعلیم پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے کوئی بھی تدبیر اس وقت تک کارگر نہیں ہو سکتی جب تک عام آدمی کی ذہنیت نہ بدل جائے۔ یہ سمجھنے میں اس کی مدد کرنی چاہیئے کہ صحت کے لئے جو انتظامات کئے جا رہے ہیں وہ اسی کے مفاد کے لئے ہیں اور اس کام میں وہ بھی ایک مددگار ہے۔ اس کو دانش مندی سے یہ بھی بتانا چاہیئے کہ اسے ہر کام میں تعاون کرنا چاہیئے۔ تاکہ صحت ٹھیک رہے دیہاتوں میں انہیں یہ باتیں سمجھانے کی زیادہ ضرورت ہے۔ ان باتوں پر عمل کرنے کے بعد ہی بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جب تک لوگوں کے نظریات میں انقلاب آفریں تبدیلی نہ ہوگی مقصد پورا نہیں ہو سکتا مگر پہلا قدم یہ اٹھانا ہوگا کہ ان لوگوں کو تربیت بہم پہنچائی جائے۔ جو بعد میں عوام کو یہ باتیں بتائیں گے اور سمجھائیں گے۔ صحت عامہ کی تعلیم دینے والے ایسے افراد کی تعلیم کا بندوبست لاہور میں تربیت گاہ صحت و طب عام میں کیا جا چکا ہے یہی تربیت یافتہ لوگ بعد میں دیہات میں جا کر صحت عوام کی تعلیم دینے کے کاموں کو سنبھالیں گے۔ ان لوگوں کو یہ کام سپرد ہوگا کہ وہ عوام میں صحت کی باتوں کا احساس اور سمجھ پیدا کریں۔ یہاں کے سند یافتہ افراد مختلف جگہوں پر تعلیم صحت کے شعبوں کو سنبھالنے پر لگائے جانے چاہئیں۔ یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ تمام تربیتی درس گاہوں میں ڈاکٹروں اور ابتدائی کام جاننے والے ڈاکٹروں کو تربیت دینے کے شعبے کھولے جائیں۔ ایسے شعبے کسی اچھے تربیت یافتہ محکمہ صحت عامہ کے تحت ہونے چاہئیں ڈاکٹری کالجوں میں جو شعبے انسداد امراض کی تربیت کے ہوں ان میں ایسی شاخیں بھی قائم کی جا سکتی ہیں جن میں صحت کی تعلیم دی جائے اور عوام کی بستیوں میں جا کر اس کام کی عملی تربیت حاصل کرنے کا بھی کام اس میں شامل کیا جائے۔

نجی کار آزماؤں کی ہمت افزائی ضروری ہے کہ وہ اس شعبے میں سرمایہ کاری کریں۔ ایک خاص وسعت کے صنعتی اداروں پر زور دیا جائے کہ وہ اپنے ہاں تمام طبی سہولتوں کا انتظام رکھیں۔ اس کی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایک خود کفیل ہسپتال موجود ہو جس میں انسداد امراض اور علاج امراض دونوں کا ہی کام سنبھالا جائے انسدادی تدابیر کے سلسلے میں یہ کیا جا سکتا ہے کہ کارخانوں کے اردگرد صفائی ستھرائی کا خاص انتظام ہو۔ اور بیماریوں کی روک تھام کا بندوبست کیا جائے کچھ کام ترغیب دلانے والے کئے جائیں جن سے تحریک عمل پیدا ہو۔ مثلاً خطاب دئیے جائیں محصولوں کی چھوٹ دی جائے اور عوامی جوش و جذبہ پیدا کیا جائے۔ یہ سب کام نجی شعبے میں ہونا چاہیئے تاکہ لوگ ہسپتال اور دواخانے قائم کریں۔ صنعتی صحت کے شعبوں کو نئی تقویت عمل ملنی چاہیئے اگر کوئی نیا کارخانہ قائم ہوتا ہے تو یہ ضروری قرار دیا جائے کہ ان محکموں سے رجوع کر کے معلومات حاصل کی جائیں کہ مقام کارخانہ، احتیاطی انتظامات مزدوروں کے لئے اور نزدیکی آبادی کے لئے کیا کچھ ہونے چاہئیں۔ قوانین کارخانہ جات کی نظر ثانی بھی ہونی چاہیئے۔

نجی پریکٹس کرنے والے ڈاکٹروں کی مدد ہونی چاہیئے کہ وہ ہسپتال جاری کریں سرمایہ کاری کی جدول میں اس مد کے لئے بھی گنجائش رکھنی چاہیئے۔ ان ہسپتالوں کو ترجیحی سلوک کا مستحق قرار دینا چاہیئے بشرطیکہ ان ہسپتالوں میں کچھ بلاقیمت علاج وغیرہ کی خدمات بھی دی جاتی ہوں

صحت عامہ پر کھانے کی عادت کا بھی براہ راست اثر پڑتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ایک معین، معیاری، اور متوازن غذا کی تربیت دی جائے اور وہ ایسی ہو کہ لاگت کے اعتبار سے سب ہی کے لئے قابل قبول اور قابل عمل ہو۔ اس کام کے لئے بہت زیادہ کوشش کر کے مطالعہ کرنے اور تحقیق کرنے کی ضرورت ہے زرعی پیداوار کے منصوبوں کو پھر سے ترتیب دینے کی بھی ضرورت ہوگی تاکہ انہیں اس تحقیق کے نتائج کے مطابق بنایا جا سکے۔ زیادہ زور اس بات پر رکھا جائے گا کہ ایسی غذائیں لوگوں کو ملیں جن میں کمیات کا جزو زیادہ ہو اور ایسی غذائیں جو امراض کی روک تھام میں جسم کی مدد کرتی ہوں۔ لہٰذا غلّوں اور دوسری بوجھل غذاؤں کی پیداوار میں کچھ نہ کچھ کمی کرنی پڑے گی۔

ملک کو دوا سازی کے میدان میں بھی خود کفیل بنایا جائے خصوصاً ایسی ادویات جن کی زیادہ ضرورت پڑتی رہتی ہے دوا سازی کی صنعت کو ابھی بہت زیادہ ترقی کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے وسیع امکانات موجود ہیں، اس بات کا انتظام ہونا چاہیئے کہ معاونوں کی تیاری ماہرین کی نگرانی میں اس طرح پر ہو کہ ان کی بہترین خصوصیات موجود رہیں۔

دیہات سدھار کے کاموں میں کافی رقم اس کے لئے مخصوص کی گئی ہے کہ صحت و تندرستی کیسے قائم رکھی جائے۔ جہاں سرکاری شفاخانے نہیں ہیں وہاں پر اس رقم میں سے کچھ نہ کچھ حصہ لیا جا سکتا ہے اور انہیں کاموں پر خرچ کیا جا سکتا ہے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جو مراکز صحت محکمہ تعمیرات کے تحت قائم کئے جائیں ان کی کارکردگی بھی ان سے کم نہ ہو جو سرکاری طور پر قائم ہوئے ہیں۔ انسدادی تدابیر پر بہت زیادہ زور دیا جانا چاہیئے جن میں گندے پانی کی نکاسی صاف پانی کی فراہمی اچیچک اور دوسری بیماریوں کے ٹیکے لگانے کا کام خصوصی اہمیت کے حامل ہیں

بجٹ کی بہت زیادہ رقم تعمیرات کے کام پر صرف کی جاتی ہے اور ہر سال اس رقم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تعمیری کام میں کفایت شعاری سے کام لیا جائے اور میڈیکل کالجوں، صحت کے مرکزوں اور ہسپتال کا ایک ہی نمونہ منتخب کر لیا جائے۔ اس طرز پر بہترین قسم کی عمارتیں کم خرچ میں تعمیر ہوں گی۔ ہر تعمیری کام کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ عوام اس سے پورا تعاون کریں۔ لوگوں میں اپنے پر اعتماد اور اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ اسی شدت سے پیدا ہو جائے کہ ان کی رگ و پے میں سرایت کر جائے۔ اس بات کا اطلاق صحت کے کاموں پر سب سے زیادہ ہوتا ہے، نشر و اشاعت کے ایسے تمام طریقے بروئے کار لائے جائیں جو اس زمانے میں موجود ہیں۔

اس تمام مہم کا مرکزی نقطہ یہ ہونا چاہیئے کہ عام آدمی کے یہ بات ذہن نشین کرا دی جائے کہ اس کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔ اور اس کام میں خود اسی کی ذمہ داری کیا ہے ٭

خدام الاحمدیہ کے نام
حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک پیغام

حضورؓ فرماتے ہیں:-

"میں نے جو خدام الاحمدیہ کی ایک مجلس قائم کی ہے اس کے ذریعہ اس روح کو میں نے جماعت میں قائم کرنا چاہا ہے اور اس کے ہر رکن کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد کو وہ بالکل بھلا دے اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہا قرار دے ... ... جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے تو اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍۹؍۳۹ مطبوعہ ۲۴؍۹؍۳۹)

پس خدام الاحمدیہ کو خدمتِ خلق کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہیئے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی!

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دُعا

میرے خاوند مرزا عبدالغنی صاحب احمدی کافی عرصہ سے ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ آج کل بہت تکلیف میں ہیں ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے ان کی بیماری کی وجہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مالی مشکلات سے بھی نجات بخشے۔ آمین۔ (سارہ بیگم۔ اہلیہ مرزا عبدالغنی صاحب مکان نمبر ۱۹ بلاک نمبر ۱ کریم پارک راوی روڈ لاہور)

عشرہ تحریک جدید اور لجنات اماء اللہ!

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

تحریک جدید وہ عظیم الشان مہم ہے جس کی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر دجالیت کا سر کچلنے کے لئے ابتداء کی تھی۔ ہر عورت جو اس میں حصہ لیتی ہے وہ اس کی دائمی برکات کی وارث ہوتی ہے۔ تحریک جدید کا مالی سال ختم ہونے والا ہے ماہ اگست کا آخری عشرہ لجنات اماء اللہ کی کارکنات تحریک جدید کے چندوں کی وصولی اور نئی بہنوں کو دورِ سوم میں شامل کرنے کے لئے وقف کریں۔ زیادہ سے زیادہ وصولی کریں اور بدقسمتی سے جو بہنیں ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئیں ان پر اسکی اہمیت واضح کر کے انہیں اس میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ عشرہ ختم ہونے کے بعد تمام لجنات کی طرف سے اطلاع آنی چاہیئے۔ کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کیا کوشش کی! کتنی وصولی کی اور کتنی نئی بہنوں نے اس میں شمولیت کی۔

یہ چندہ وصول کر کے مقامی سیکرٹریان تحریک جدید یا سیکرٹریان مال کے سپرد کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم دین اسلام کی سربلندی کی خاطر قربانی کے بعد قربانی دیتے چلے جائیں۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تحریک جدید کا کام کرنے والوں کیلئے دوہرے ثواب کا موقع

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا:۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقع دیا ہے کہ وہ بیدار رہیں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے"

تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں اور بیرونی مشنوں کو اخراجات بھجوانے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ عہدیداران اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی کوشش فرمائیں اور جلد از جلد احباب سے چندہ وصول فرما کر مرکز میں ارسال فرمادیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ربوہ میں یوم آزادی کی خصوصی تقریبات

اجتماعی دعائیں، غرباء میں کھانے کی تقسیم اور چراغاں

ربوہ ۱۵ ظہور۔ کل یہاں پاکستان کے بائیسویں یوم آزادی کی تقریبات موسم کی خرابی کے باوجود اہتمام کے ساتھ منائی گئیں۔ اس مبارک دن کا آغاز جملہ مساجد میں نماز فجر کے بعد پاکستان کی سلامتی، استحکام اور ترقی کے لئے خصوصی اجتماعی دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ اس روز تمام مرکزی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ غرباء اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ رات کو چراغاں کیا گیا۔ ٹاؤن کمیٹی کے دفتر پر اور دیگر اہم عمارتوں پر پاکستان کا قومی جھنڈا لہرایا گیا۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۸ ماہ ظہور کو (بعد جمعۃ المبارک) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ مبشرہ خالدہ (بنت محترم شیخ سلامت علی صاحب) کے نکاح اور رخصتانہ کی تقریب بمقام بھاٹی دروازہ لاہور عمل میں آئی۔

مکرم سید منیر احمد صاحب باہری سابق مبلغ اسلام برما نے ان کا نکاح بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر عزیزم منصور احمد صاحب ڈار ابن محترم محمد اسماعیل صاحب ڈار مرحوم کے ساتھ پڑھا۔ اس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات جوداہ کینٹ سے لاہور آئی تھی اسی روز شام کو واپس روانہ ہو گئی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر۔ الفضل ربوہ)

نوجوان اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں،

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت ہے تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں بڑھتا وہ گناہ گار ہے اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں اور اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہوں وہ پیش کریں"

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

اعلان داخلہ کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گزشتہ سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہوچکا ہے۔ اب نئے سال کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا۔ یہ ادارہ گورنمنٹ پاکستان کا منظور شدہ ہے۔

کورس چار سالہ ہے۔ سٹاف سند یافتہ ہے۔

ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اخراجات ہوسٹل و کالج واجبی ہیں۔

معیار داخلہ میٹرک یا فاضل علوم شرقیہ مع میٹرک انگریزی ہے۔

طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر جامعہ احمدیہ سے مفت حاصل کئے جاسکتے ہیں

(پرنسپل طبیہ کالج۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ

مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر حسب معمول شوریٰ خدام الاحمدیہ کے اجلاسات بھی منعقد ہوں گے مجالس کثرت رائے سے شوریٰ کے لئے تجاویز بھیج سکتی ہیں ضروری ہے کہ یہ تجاویز ۱۵ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں موصول ہوجائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

مری بچی شمس النساء اہلیہ برکت اللہ صاحب طاہر کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۵ اور ۶ اگست کی درمیانی شب کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جو کہ ان کا تیسرا بچہ ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے آمین (سراج بی کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ)